(غلام گردش)

یہاں میرٹ مصلوب ہے!

اصل معاملہ کی جانب کوئی بھی توجہ نہیں دلا رہا! ہم تمام لوگ اتنے منفی کیسے ہو چکے ہیں؟ بنیادی وجوہات بھی کوئی نہیں بتانا چاہتا! شائد کوئی بھی نہیں! میں بھی نہیں!

کسی بھی ترقی یافتہ ملک کے سفر کا جائزہ لیجئے۔ایک وقت پر انکے نظام میں ایک ایسا آدمی نظر آئیگا جو اپنی قوم کو مشکل سچ بتانے کی ہمت رکھتا ہو۔پھر وہ بلاامتیاز ایک روڈ میپ تشکیل دیتا ہے اور اس پر سختی سے عمل کرنے کی جرات رکھتا ہے۔اس نکتہ سے بھی کسی کو غرض نہیں، کہ وہ جمہوریت پسند ہے یا آمر! شائد اکثر لوگ مجھ سے اتفاق نہ کریں کیونکہ جمہوریت کی تعریف کرنا اس وقت مروجہ قرینہ ہے۔مگر میرا سوال یہ ہے کہ کیا ملائشیا کا مہاتیر جمہوریت پسند تھا؟ کیا سنگاپور کا "لی کان یو" کسی بھی طور سے جمہور کی پیداوار تھا؟ کیا چین کی فقیدالمثال ترقی مغربی جمہوریت کا ثمر ہے؟ اصل نکتہ کی جانب لوٹتا ہوں، صرف ایک انسان جسے لیڈر بھی کہہ سکتے ہیں۔تمام حالات اور معاملات کو اپنی قوم کے حق میں تبدیل کر دیتا ہے۔باقی سب کچھ زیب داستان ہے! بدقسمتی سے ہم طویل عرصے سے اندھیرے میں سفر کر رہے ہیں۔مگر ہمیں بتایا جا رہا ہے کہ یہ اندھیرا نہیں، یہ تو مکمل اجالا ہے؟ سچ بولنے کی طاقت اور سننے کی استطاعت کسی میں بھی نہیں!

جوہری مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پورے نظام کا ہر حصہ اتنا گل سڑ چکا ہے کہ وہ عام لوگوں کے مسائل حل کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔اس میں کسی قسم کی کوئی تفریق ممکن نہیں۔لیکن مصیبت یہ ہے کہ تمام موثر اور مقتدر حلقہ اسی بدبودار نظام کی وجہ سے اوپر آیا ہے۔انکی کوئی کامیابی انصاف یا میرٹ کی بدولت نہیں ہوئی۔قدرتی اَمر ہے، کہ وہ اس نظام میں کسی قسم کی مثبت تبدیلی برداشت نہیں کر سکتے۔یہ وہ نکتہ ہے جسے سمجھنا ضروری ہے۔لوگ مختلف خواب دکھاتے ہیں مگر طالبعلم کی دانست میں اگلے پچاس برس بعد بھی بعینہ یہی حالات ہونگے۔ملکی قیادت کس کے پاس ہوگی، یہ سوال بے معنی ہو چکا ہے۔مگر ایک اور خوفناک بلا بھی ہمارے سامنے مزید طاقتور ہو کر آئیگی، ملکی آبادی بیس کروڑ سے بڑھ کر تیس سے چالیس کروڑ ہو چکی ہوگی۔کسی کے پاس اسکا کوئی حل نہیں ہے۔

کچھ خوب نہ یہ غیرت شمشاد کریں گے
بندوں کو غلامی سے جو آزاد کریں گے
بیٹھیں گے نہ خاموش ہم اے چرخ ستم گر
جھک جائیں گے نالوں سے تو فریاد کرینگے (داغ دہلوی)

کیا آپ ہمارے ملک کے "نظام عدل" میں فوری انصاف یا انصاف لے سکتے ہیں؟ کیا آپ حکومت کے کسی انتظامی دفتر میں جائز کام کروا سکتے ہیں؟ جواب لکھنے کی قطعاً ضرورت نہیں، سب کو سب کچھ معلوم ہے۔مگر اسی میں ہر ایک کی روزی لگی ہوئی ہے۔لہذا ہر طرف مکمل سکوت ہے۔اہم تر بات یہ بھی ہے کہ کیونکہ ہمارے نظام میں بالائی طبقہ کسی بھی اہلیت کے بغیر اوپر آیا ہے، لہذا اب ہمارا پورا سسٹم ذہین اور اہلیت والے اشخاص کی نفی کرتا ہے۔انہیں باقاعدہ ایک مخصوص نظر نہ آنے والی حکمتِ عملی کے تحت

غیر موثر کر دیا جاتا ہے۔ پورے ملک کے کسی شعبہ میں اس سچ سے کوئی استثناء نہیں یہی ہماری بد قسمتی کی پہلی اور آخری وجہ ہے۔

سیاسی نظام کو پرکھیے۔ یہ کسی بھی ملک میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وہ قیادت پیدا کرتا ہے جو قوم کو پستی یا ترقی کی طرف گامزن کرتی ہے۔ ہمارے پورے سیاسی ڈھانچے میں میرٹ نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس میں دو عناصر اہم ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ کسی بھی صوبائی یا قومی حلقے سے منتخب ہونے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ دوسرا یہ کہ آپکو خوشامد کے فن پر عبور حاصل ہو۔ تیسری خوبی میں یہاں لکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں نے اپنے سیاسی نظام کو ہر سطح پر بغور دیکھا ہوا ہے۔ اپنے دادا، راؤ اختر حسین، والد گرامی راؤ حیات، اپنے سسر محترم چوہدری عمر دراز کو الیکشن لڑتے دیکھا ہے۔ آج بھی میرے دو انتہائی قریبی عزیز اسمبلی میں ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میں بچپن سے اب تک الیکشن اور اسکے پورے نظام کو دیکھتا آ رہا ہوں۔ پھر سول سروس میں آنے کے بعد میں نے سیاسی جن کو بہت نزدیک سے دیکھا ہے۔ شائد اب تک دیکھ رہا ہوں۔ یہاں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری موجودہ سیاست وہ گورکھ دھندہ ہے جس میں شریف اور اصول پسند آدمی مکمل طور پر ناکام ہے۔ اگر آپ خدانخواستہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں تو پھر تو آپ کسی قیمت پر ترقی نہیں کر سکتے۔ ترقی کرنے کیلیے آپکو اس برباد شدہ نظام کے اَن دیکھے اصولوں پر چلنا پڑتا ہے۔ آپ نظام سے نکل کر سیاسی پارٹیوں کی طرف نظر دوڑائیں۔ یہ ایک حیرت کدہ نہیں بلکہ کوچہ مقتل ہے۔ وہاں صرف اور صرف پیسہ کا کھیل ہے۔ افسوس یہ بھی کہ ان میں تقریباً تمام دینی جماعتیں بھی شامل ہو چکی ہیں۔

چوہدری عمر دراز فیصل آباد کے وہ شریف اور وضع دار سیاست دان ہیں جنہوں نے تمام الیکشن اپنی جدی زمین فروخت کر کے لڑے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو ہمیشہ انکے گھر میں قیام پذیر ہوتیں تھیں۔ وہ بطور وزیر اعظم بھی کسی ریسٹ ہاؤس کی بجائے انکے گھر پر ٹھہرنا پسند کرتی تھیں۔ محترمہ اس شخص کی قدر و منزلت سے بخوبی واقف تھیں اور انکی بے حد عزت اور احترام کرتیں تھیں۔ کبھی انکا نام نہیں لیا بلکہ چوہدری صاحب کہہ کر مخاطب کرتی تھیں۔ شہید ہونے سے پہلے انکا فیصل آباد آ کر جلسہ کرنے کا پروگرام تھا اور انکا قیام عمر دراز صاحب کے گھر پر ہی تھا۔ مگر پنڈی کے سانحہ نے ہر چیز تبدیل کر دی۔ پارٹی کی قیادت زرداری صاحب کے ہاتھ میں چلی گئی جنہیں قطعاً پنجاب کی سیاست اور یہاں کے مستند سیاسی لوگوں کا ادراک نہیں تھا۔ بلکہ محترمہ کی قربت ایک ناقابل قبول اَمر بن گیا تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ آسمان زمین ہو گیا اور زمین آسمان بن گئی۔ زرداری صاحب کی قربت کا پیمانہ بالکل مختلف تھا اور مکمل طور پر غیر سیاسی بھی۔ چنانچہ فیصل آباد میں انکی پارٹی کے تمام شرفاء خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ پورے پنجاب میں ہر ضلع میں یہی ہوا۔ ایک بھرپور قومی سیاسی پارٹی کو خاموشی سے برباد کر دیا گیا۔ فائدے میں صرف وہ لوگ رہے، جو سیاسی منڈی کے کاروباری اصولوں سے بخوبی واقف تھے۔ اگر آپ موجودہ سندھ کو دیکھیں تو آپکو میری گزارشات سمجھنے میں آسانی رہے گی۔ کیا کور کمانڈر کراچی کا برملا اظہار سچ مسئلہ کی نشاندہی نہیں کر رہا! کیا ڈی جی سندھ کی بات کو کوئی سنجیدہ انسان رد کر سکتا ہے؟ کیا ایک سیاستدان کے تہہ خانہ میں آگ لگنے سے اربوں روپے نہیں جلے! کیا فوج یا رینجرز وزراء کے گھروں سے لوٹے ہوئے اربوں روپے برامد نہیں کر رہی! یہ سب کچھ ایک تلخ حقیقت ہے۔ مگر المیہ یہ ہے کہ موجودہ نظام میں اسکا کوئی حل نہیں۔ میں بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کرونگا کہ کیا باقی صوبوں میں پیسہ کا لین دین ختم ہو چکا ہے؟ صاحبان علم

وہنر! ہر معاملہ بالکل اپنی اصل شکل میں جاری وساری ہے۔کہیں کھل کر اور کہیں سو پردوں کے درمیان! لیکن تسلیم کرنے کیلیے کوئی بھی تیار نہیں۔تسلیم کرنا تو شائد مشکل کام ہے،کوئی اس مسئلہ کو مان کر بات کرنے کیلیے بھی تیار نہیں۔تمام سیاسی قیادت خاموش ہے۔اگر کوئی دیوانہ بات کرتا ہے تو سارے اکابرین ملکر اس کی زندگی حرام کر دیتے ہیں۔تمام بونے ملکر سازش کے جال سے اس دیوانے کو ایک غیر سنجیدہ رہنما ثابت کرنے کی مکمل کوشش کرتے ہیں۔میرا خیال ہے کہ اس معاشرے میں صائب بات کرنے والا واقعی فارغ العقل انسان ہی ہوسکتا ہے؟ مگر ملکوں کو یہی صاحب الرائے پاگل لوگ ہی تبدیل کرتے ہیں۔

بیس برس پہلے میرے ایک قریبی دوست صوبائی وزیر تھے۔انکی شہرت انتہائی اچھی بلکہ قابل رشک تھی۔شعبہ وکالت سے وابستگی کی بدولت وہ معاملات کو باریکی سے سمجھتے تھے۔مقصد یہ ہے انہیں اپنے پروفیشنل کام پر بھی عبور حاصل تھا۔صوبائی کابینہ تبدیل ہوگئی۔وہ میرے پاس تشریف لائے۔بتانے لگے کہ وہ اگلی کابینہ میں بھی شامل ہو رہے ہیں۔میں نے سوچ کر جواب دیا کہ وہ کسی قیمت پر کابینہ میں وزیر نہیں آسکتے۔وہ حیران سے ہو کر کہنے لگے کہ انہیں تو ملک کی اعلیٰ ترین سیاسی قیادت نے مبارکباد تک دیدی ہے۔سمجھے کہ شائد میں ان سے مذاق کر رہا ہوں۔پھر کہنے لگے، کہ شائد مجھے کسی باخبر حلقے نے خبر دی ہے۔اصرار کرنے پر میں نے انہیں بتایا کہ آپ ایک ایماندار وزیر ہیں۔آپ میرٹ پر کام کرتے ہیں۔آپ میرے جیسے کسی بیوروکریٹ کے محتاج نہیں۔لہذا آپ اس سیاسی نظام میں آتو گئے ہیں،مگر آپکو آگے نکلنے کی اجازت نہیں دیجائے گی۔آپ کا ایماندار ہونا میرٹ نہیں، بلکہ یہ مروجہ نظر نہ آنے والے اصل میرٹ کی واضح خلاف ورزی ہے۔ہاں! آپ کو راضی کرنے کیلیے آپکی بہت تعریف کیجائے گی۔میری بات پر انہوں نے قطعاً یقین نہیں کیا، بلکہ تھوڑے سے خفا سے ہوگئے۔چند دن بعد نئی کابینہ بنی، وہ اس میں وزیر نہیں لیے گئے۔آپکو شائد یاد ہو، کہ پنجاب میں ایک وزیر تعلیم تھے۔انکا نام غالباً ممتاز تھا اور تعلق اوکاڑہ یا ساہیوال سے تھا۔انہوں نے بطور وزیر تعلیم انتہائی دیانت داری اور اصول سے کام کیا۔وہ کسی کی سفارش نہیں مانتے تھے۔انکی اپنی بیٹی کا داخلہ لاہور کے ایک اچھے کالج میں نہیں ہوسکا۔انہوں نے اپنے ذاتی رشتہ داروں اور دوستوں کی بھی خلافِ اصول کوئی بات نہیں مانی۔ہر جگہ انکی تعریف کی جاتی تھی۔انکو مثال کے طور پر پیش کیا جاتا تھا۔عملی طور پر نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اسکے بعد کبھی الیکشن نہیں جیت سکے۔ایک دو الیکشن ہارنے کے بعد وہ سیاست سے دست بردار ہوگئے۔یہ ہمارے نظام سیاست کا اصل چہرہ ہے۔محض سیاسی نہیں، ہر طرف یکساں حال ہے۔

اب آپ گزشتہ ساٹھ برس سے لیکر آج تک کے سیاسی بیانات کی طرف نظر دوڑائیے۔سنکر لگتا ہے کہ ہر شعبہ میں حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے مگر وہ ملک دشمن عناصر کو نظر نہیں آرہی! تھانہ کلچر مکمل طور پر تبدیل ہو کر انسان دوست ہو چکا ہے! آپکو پٹواری سے مفت فرد مل رہی ہے! غریب کیلیے اعلیٰ تعلیم کا انتظام کر دیا گیا ہے! سرکاری ہسپتالوں میں بہت عمدہ علاج ہو رہا ہے! مگر صاحبان! ایسا کچھ بھی نہیں ہے! نعرے، بیان بازی اور ہیجان کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے! اگر آپ ذہین اور اہل ہیں تو آپ موجودہ نظام میں اپنے ملک کیلیے مکمل طور پر ناکارہ ہیں! آپکو بہت جلد عملی زندگی یہ سبق سکھا دیگی! یہاں پر میرٹ تو بہت عرصے سے مصلوب ہو چکا ہے!

راؤ منظر حیات